جہاد افغانستان اور امریکی پالیسی میں تبدیلی

مولانا سمیع الحق کا وائس آف امریکہ کو انٹرویو

یہ واشگٹن سے محترم سامعین جمعیت علماء اسلام پاکستان کے مرکزی جنرل سیکرٹری اور ایوان بالا پاکستان کے معزز رکن سینیٹر مولانا سمیع الحق کے ساتھ ہمارے نمائندے کا انٹرویو سماعت فرمایئے۔
جناب مولانا سمیع الحق صاحب صاحب کچھ دن پہلے ایک اسلامی کانفرنس میں شرکت کی غرض سے شکاگو تشریف لائے تھے اور یہ واشگٹن میں ہمارے اسٹوڈیو میں ان کا انٹرویو سنئے۔

س = مولانا صاحب یہ فرمائیں کہ امریکہ کس لئے تشریف آوری ہوئی ؟

مولانا سمیع الحق = شگاگو میں ایک اسلامی کانفرنس تھی ختم نبوت اور جمیت حدیث کے موضوع پر اور امریکہ کی اسلامی تنظیموں اور علماء نے مجھے دعوت دی تھی ۔ اصل میں تو اس لئے آیا تھا ۔ پھر میں نے ضروری سمجھا کہ ایک دو دن کے واسطے واشگٹن بھی جاؤں ۔ افغانستان کا جہاد ایک نازک مرحلے پر پہنچ گیا ہے لیکن جہاد افغانستان میں ہمارے بڑے بڑے علماء بھی شہید ہوئے ہیں اور انہوں نے سولہ لاکھ مسلمانوں کی قربانی دی ہے ۔ اور لاکھوں لوگ ملک سے باہر دربدر پھر رہے ہیں ۔ تیس لاکھ پاکستان میں اور باقی دوسرے ملکوں میں ہیں ۔ یہ تاریخ کا ایک عظیم جہاد ہے اور غیر مسلم قوتوں کو یہ معلوم ہو گیا ہے کہ جہاد ایک بڑی طاقت ہے روس جیسی سپر طاقت نکل جانے پر مجبور ہو گئی ہے ۔

اب ہم کچھ تبدیلی محسوس کر رہے ہیں جب سے روس واپس ہوا ہے امریکہ نے بھی اپنی پالیسی بدلنی شروع کر دی ہے ۔ ہم چاہتے ہیں کہ جہاد افغانستان اپنے منطقی نتائج تک پہنچے اور اللہ تعالیٰ وہاں ایک مضبوط اور مستحکم اور افغانستان کے عوام کو قابل قبول حکومت مجاہدین کی ذریعہ قائم کر دیں ۔ اس سلسلے میں ' میں چاہتا ہوں کہ امریکہ کے ایوان نمائندگان ' کانگریس اور سینٹ کے بعض ارکان کے ساتھ بات چیت کروں ۔

آپ کا کیا خیال ہے

س = اب تو روسی افغانستان سے چلے گئے ہیں اور افغانی ' اپنی درمیان جنگ کر رہے ہیں یہ موضوع کس طرح ہو گا ؟

مولانا سمیع الحق = روسی برائے نام تو افغانستان سے چلے گئے ہیں لیکن عملاً" اب بھی روس اس جنگ میں شریک ہے یہ سب قتل و غارت گری روسیوں کے ذریعے اب بھی جاری ہے ۔ روس نے خود اعتراف کیا ہے کہ چار ملین ڈالر اسلحہ ہم نے بھیجا ہے ۔ اور اسلحے سے بھرے ہوئے جہاز آتے ہیں ۔ ان کے ایڈوائزز موجود ہیں اور مجاہدین کے مقابلے میں جتنے وسائل ہیں اسلحہ ہے قوت ہے سب روس استعمال کر رہا ہے اس لئے روس حقیقت میں نہیں گیا ہے اب اگر امریکہ یا دیگر قوتیں پہچانتی ہیں کہ نجیب بھی حکومت میں شریک ہو جائے یا باہر سے ایک آدمی کو لایا جائے اور اس کو مسلط کیا جائے مجاہدین پر اور افغانستان پر ' تو اس پر افغان عوام مطمئن نہ ہوں گے ۔ جب تک مطمئن نہ ہوں گے جنگ جاری رہے گی ۔

س = بات یہ ہے کہ مولانا صاحب کہ افغانستان میں سیاسی قوتیں ہیں جہاد ہے جہاد نے ایک نتیجہ دیا کہ روسی نکل گئے تو اب بالکل دوسرا موضوع ہے یعنی اب روسی فوج جنگ نہیں کر رہی افغانیوں کے ساتھ اور وہاں اس میں شک نہیں کہ اس میں پاکستان کی حکومت مجاہدین کے ساتھ امداد کر رہی تھی ۔ امریکہ بھی امداد کر رہا تھا ۔ آپ کہتے ہیں کہ جنگ جاری رہے گی ۔ یعنی نجیب درمیان سے چلا جائے جنگ کے ذریعہ اور وہاں کس قسم کی حکومت آئے ؟

مولانا سمیع الحق = ہم تو کہتے ہیں کہ جنگ بالکل ختم ہو جائے اور امن و امان قائم ہو جائے لیکن مجاہدین کی مرضی کے خلاف جو بھی فیصلہ ہوا ۔ نجیب اس میں شریک ہو یا باہر سے ظاہر شاہ آجائے ۔ تو اس صورت میں مجاہدین مطمئن نہ ہوں گے اور جب مطمئن نہیں ہوں گے تو لازماً" جنگ جاری رہے گی ۔

س = میں یہ بات کہہ رہا ہوں کہ مجاہدین سے آپ کا کیا مطلب ہے ؟ وہ لوگ جو افغانستان میں جنگ کر رہے ہیں وہ رائے دیں اور وہ ووٹ دیں کہ کس کو چاہتے ہیں یا آپ کا مطلب ان سات تنظیموں کے سربراہ ہیں جن کو پاکستان نے بنایا ہے ان کو تو افغان عوام تسلیم نہیں کریں گے ۔

مولانا سمیع الحق = یہ سات تنظیموں کے مجاہدین یہی لوگ ہیں جو افغانستان کے اندر جنگ کر رہے ہیں ۔ اور میرے خیال میں ان جماعتوں سے آزاد بھی نہیں ہے ۔ بلکہ وہ لوگ ان کے ساتھ وابستہ ہیں اور اس نظم کے ساتھ وہ جماعتیں افغانستان کے اندر بڑھ رہی ہیں ۔

س = یہ سات تنظیمیں تو پاکستان میں بنی ہیں انہوں نے اس مرحلے میں کیا جہاد کیا ہے کہ روسیوں کو نکالا ہے بہت مبارک اور اچھا کام ہے لیکن بات یہ ہے کہ افغانستان کے لوگوں کے نمائندے نہیں کسی نے ان کو ووٹ نہیں دیا ۔ کون کہتا ہے کہ یہ لوگ افغانستان کے عوام کی نمائندگی کرتے ہیں ۔

سمیع الحق = ان کو افغانستان سے نکلنے پر مجبور کر دیا گیا ۔ وہاں بمباری ہو رہی ہے اس لئے پاکستان نے ان کو پناہ دی ۔ نہ پاکستان اس جنگ میں شریک ہوا ہے اور نہ ہی یہ تنظیمیں ہم نے بنائی ہیں ۔ ان تنظیموں کے ذریعے یہ جہاد ہوا ہے اور اب ان کو نکلنے پر مجبور کر دیا گیا ہے تو میرے خیال میں ان تنظیموں کے سوا اور کوئی ایسی قوت نہیں جو افغانستان میں ایک فیصلہ کرے ۔

س = ہمیں افغانستان کے عوام کے ارادوں کو دیکھنا چاہیے کہ افغانستان کی اکثریت کیا چاہتی ہے ؟

ڈیموکریٹک کو چاہتے ہیں یا مولوی کو ۔ اخوان کو چاہتے ہیں یا کسی اور کو '

ظاہر شاہ کو چاہتے ہیں یا ان سات تنظیموں کو یا جس کو بھی چاہتے ہیں یہ عوام فیصلہ کریں گے ۔

سمیع الحق = لیکن یہ اس صورت میں جب کہ عبوری حکومت کو عملی شکل میں تسلیم کر لیا جائے اور عبوری حکومت کو تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ یہ فیصلہ کیا جائے کہ عبوری حکومت کی نگرانی میں آزادانہ انتخابات کرائے جائیں ۔

س = کونسی عبوری حکومت ؟

سمیع الحق = یہ موجودہ عبوری حکومت کا ڈھانچہ جو قائم ہے کہ ان مجاہدین نے ملک کو آزاد کرایا ہے ۔

س = ملک تو آزاد کرایا ہے لیکن لوگ کہتے ہیں کہ یہ پاکستان کی حکومت نے بنائی ہے ۔

مولانا سمیع الحق = یہ تو جی سامراج کا پروپیگنڈا ہے ان کے مجاہدین نے ملک آزاد کرایا ہے ان کے مہاجرین نے قربانیاں دی ہیں ۔

س = مجاہدین تو افغانستان کے لوگ ہیں نا ؟

مولانا سمیع الحق = جی بالکل افغانستان ہی کے لوگ ہیں ۔ پاکستان اس مسئلہ میں کسی قسم کا فریق نہیں ہے پاکستان نے تو مہاجرین کو پناہ دی ہے جو کہ ایک اسلامی فریضہ ہے

س = اکثر لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ایسی شرائط طے پا جائیں کہ ایک عبوری حکومت قائم ہو جاتے ۔ جس میں افغانستان کے عوام بھی ہوں ۔ ساتوں تنظیموں کے نمائندے بھی اس میں شامل ہوں ظاہر شاہ اور دوسرے لوگ بھی اس میں ہوں پھر انتخابات کرائے جائیں آپ اس سوچ کے ہم خیال نہیں ؟

مولانا سمیع الحق = ہم تو کہتے ہیں کہ اگر ظاہر شاہ واپس آجائے تو یہ لوگ جنہوں نے جہاد کیا ہے اور ملک کو آزاد کرایا ہے اور بہت بڑی قربانیاں دی ہیں ۔ جس شخص کے ہاتھوں اتنا بڑا طوفان بربادی و تباہی آئی ہے اب یہ لوگ کیسی برداشت کریں گے کہ ظاہر شاہ کو ان پر مسلط کر دیا جائے لہٰذا بغاوتیں ہوں گی جنگ ہو گی ۔ اور خانہ جنگی کا سلسلہ جاری رہے گا امن کی کوئی صورت میرے خیال میں قائم نہ ہو سکے گی ۔

س = جن لوگوں نے افغانستان میں سروے کیا ہے ان کا کہنا ہے کہ پچاسی فیصد لوگ ظاہر شاہ کے حامی ہیں اور جو لوگ لڑ رہے ہیں اور اپنی جان و اولاد کو قربان کر رہے ہیں وہی لوگ ظاہر شاہ کو چاہتے ہیں ۔

مولانا سمیع الحق = میرا خیال ہے کہ روس نجیب اللہ کے ذریعے اپنا مقصد حاصل کرنا چاہتا تھا اب امریکہ چاہتا ہے کہ میں اس کی جگہ لے لوں ۔ اور ظاہر شاہ کے ذریعے اپنے مقاصد حاصل کروں ۔ اور افغانستان کو اپنی گرفت اور کنٹرول میں رکھوں ۔

س = مولانا صاحب بات ایسی نہیں ظاہر شاہ تو روم میں بیٹھا ہوا ہے اور امریکہ کا پیسہ اسلحہ اور ڈالر تو یہاں آتے ہیں اور تنظیموں کو دیئے جاتے ہیں اور ظاہر شاہ کو کوئی نہیں دیتا ۔

مولانا سمیع الحق = اصل میں یہ عظیم بحران جو افغانستان میں آیا ہے اور ظاہر شاہ اطمینان سے روم میں بیٹھا رہا یہی اس کا بہت بڑا جرم ہے کہ اس کا ملک جل رہا تھا ' تباہ ہو رہا تھا اور اس نے اس میں کچھ حصہ نہ لیا ۔

س = اس نے چار دفعہ پاکستان سے اجازت مانگی کہ پاکستان آئے لیکن ضیاء الحق نے اس کو اجازت نہ دی کہ پاکستان آئے اور جہاد میں حصہ لے ۔

مولانا سمیع الحق = بہرحال اس کی ذمہ داری تھی کہ افغانستان پہنچتا اور وہاں موثر کردار ادا کرتا ۔ اپنے جرم کو چھپانا اور اسے پاکستان کے سر تھوپنا یہ تو عذر گناہ بدتر از گناہ سے بھی بدتر ہے ۔

بقیہ صفحہ ۷۰۶ سے : مسئلہ افغانستان پر گول میز کانفرنس

اثرات سے پاکستان کی حفاظت کی ضمانت نہیں دی جا سکتی ۔ پاکستان کی سلامتی بھی اس میں ہے کہ پڑوس میں خالص آزاد اسلامی ریاست کا قیام ہو اگر امریکہ گٹھ جوڑ کو تسلیم کر لیا گیا تو یہ ۱۳ لاکھ شہداء کے خون سے تمسخر کرنا ہو گا ۔ ایسی صورت میں افغانستان میں لادین کمیونسٹ حکومت قائم ہو گی جس کی وجہ سے پاکستان میں بھی پختونستان اور سندھو دیش وغیرہ کے شوشے چھوڑے جاتے رہیں گے ۔ بدامنی اور دھماکے پہلے سے کئی گنا بڑھ جائیں گے ۔ ہمارے لئے افغانستان میں مضبوط مستحکم اسلامی حکومت ایک بہترین پڑوسی ثابت ہو سکتی ہے ۔

افغانستان کی جنگ میں اصل فریق کی آزادی اور دفاع کی جنگ لڑنے والے افغان مجاہدین اور حملہ آور روس ہیں ۔ مجاہدین اپنے وطن کی آزادی میں ۱۳ لاکھ جانوں کا نذرانہ پیش کر چکے ہیں ۔ پاکستان کا حامی و ناصر ان کا میزبان اور پڑوسی ان کا حلیف و مددگار ان کا وکیل و ترجمان خود ایک متاثرہ ملک اور افغانستان کے مسئلہ میں اس کی حیثیت ایک مصالحت کنندہ کی ہے لہٰذا یہ ابھی سے طے ہونا چاہیئے کہ افغان مجاہدین کو ناقابل قبول یا ان کی شمولیت اور رضامندی کے بغیر کوئی معاہدہ نہیں ہونا چاہیئے جو معاہدہ بھی افغان مجاہدین کی کامیابی اور افغان مہاجرین کی امن و سکون سے واپسی کی ضمانت نہ دے وہ افغانستان کو خانہ جنگی میں دھکیل دے گا اور پاکستان کو بھی لے ڈوبے گا پاکستان کا مفاد اور اس کی سالمیت و استحکام مجاہدین کی کامیابی اور ان ہی کے موقف پر مبنی معاہدے سے وابستہ ہی پوری مسلم دنیا غیر جانبداری تحریک اقوام متحدہ کے ۱۴۲ ممالک اور اسلامی سربراہ کانفرنس بھی بارہا اس موقف کی تائید کر چکے ہیں

اگر خدانخواستہ اس سے انحراف کر لیا گیا اور افغان مجاہدین کے موقف افغان مہاجرین کے مفاد اور ان کا بھرپور ساتھ دینے والی قوتوں کی رائے کو اگر خدانخواستہ نظر انداز کر دیا گیا تو جس موقف کے تسلسل سے پاکستان نے عالمی رائے عامہ اور بالخصوص مسلم دنیا میں عزت و افتخار کا جو مقام حاصل کیا ہے وہ بھی ہاتھ سے جاتا رہے گا ....

گول میز کانفرنس میں صرف اس موقف کی مدلل وضاحت پر اکتفاء نہیں کیا گیا بلکہ اس موقف کو منوانے اس میں وزن ڈالنے اور موثر بنانے کے لئے قائد جمعیت مولانا سمیع الحق کی تحریک و تجویز پر قائد شریعت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ نے ۱۲ مارچ ۱۹۸۸ء بروز ہفتہ تمام دینی مذہبی جماعتوں کے قائدین ملک کے ممتاز سکالرز ' دانشور ' سیاسی مدبرین ' ارباب علم و فضل اور ذی رائے اصحاب علم و بصیرت کا جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ روالپنڈی میں ایک نمائندہ اجلاس طلب کیا جس میں ملک کی تمام دینی جماعتوں کے رہنماؤں اور شرکاء اجلاس نے اس موقف کی بھرپور تائید کی اور حکومت پر واضح کیا کہ اس واضح اور ٹھوس لائحہ عمل سے سرمو انحراف بھی مستقبل کے بھیانک خطرات اور ملکی سالمیت کی ہچکولے کھاتی نیا کے لے ڈوبنے اور ہلاکت کا ذریعہ بن سکتا ہے ۔